ISSN(p): 1991-7007

ISSN(E): 2789-4657

اورینٹل کالج میگزین

جولائی - ستمبر ۲۰۲۲ء

مدیرِ اعلیٰ

غلام معین الدین

(معین نظامی)

جلد: ۹۷

شمارہ: ۳

شمارہ مسلسل

۳۶۵

۲۰۲۲ء/۱۴۴۴ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور - پاکستان

اورینٹل کالج میگزین

۱۹۲۵ءتاحال

مدیرِاعلیٰ: غلام معین الدین (معین نظامی)

مدیر: محمد جاوید

مجلس مشاورت (قومی): خالد محمود خٹک، رؤف پاریکھ، روبینہ شاہین، عابد حسین سیال، نجیبہ عارف، حامد اشرف ہمدانی، خواجہ زاہد عزیز، محمد کامران، محمد ناصر، نبیلہ رحمن

مجلس مشاورت (بین الاقوامی): خواجہ محمد اکرام الدین (بھارت)، درمش بلگر (ترکی)، سرورالہدی (بھارت)، معین الدین جینابڑے (بھارت)، وفا یزداں منش (ایران)

اغراض واہداف: اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) کا سہ ماہی مجلہ ہے جو ۱۹۲۵ء سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ مشرقی زبانوں اور ادبیات کی ترویج وترقی اور اشاعت مجلے کے بنیادی اہداف میں شامل ہے۔ مجلے میں پنجاب یونیورسٹی کے اساتذہ، پاکستانی اور بین الاقوامی محققین کی نگارشات شائع ہوتی ہیں۔

اشاریہ وتلخیص: اشاریہ اردو جرائد-اسلام آباد، تحقیقات-لاہور

زرتعاون: 300روپے۔ بیرون ملک: 10امریکی ڈالر فی شمارہ

پریس: پنجاب یونیورسٹی پریس، لاہور۔ **کمپوزنگ:** غلام مصطفی

(میگزین میں شایع شدہ مقالے، مقالہ نگاروں کی آرا پر مبنی ہوتے ہیں۔ انھیں ادارے کی آرا تصور نہ کیا جائے)

ای میل ایڈریس: (editor.ocm@pu.edu.pk)، فون: 042-37356515

ڈاک کا پتا: ایڈیٹر اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

ویب سائٹ: http://ocm.pu.edu.pk

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شایع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شایع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شایع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجو کیشن کمیشن آف پاکستان (HEC) سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل ہر مقالہ منظوری کے لیے تین ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ ہر مقالہ ایک مقامی اور دو علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہرین کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی کمی بیشی تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا مکمل حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کا تصدیق نامہ پر کرنا ضروری ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/ نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شایع ہوگا۔

مسودے کی تیاری: میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز ۱۴ سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ سرورق پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا صرف سرورق پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریق کار: تلخیص بہ زبان اُردو اور انگریزی ۱۲۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے لیے اورینٹل کالج میگزین کا مروجہ طریقہ کار ملحوظ رہے۔ اس کا نمونہ سہولت کے لیے شامل کیا جا رہا ہے۔ حوالے اور کتابیات کے اندراج رومن میں لکھے جائیں گے۔ اس ضمن میں نقل حرفی (Transliteration) کا ضابطہ یہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://ocm.pu.edu.pk/website/page/submissions-1

کتاب کا حوالہ:

۱۔ ناصر عباس نیر، ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ۱۱۷۔

۲۔ عارف نوشاہی/ محمد اکرام چغتائی، فہرست مخطوطات آزاد (لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء)، ۲۵۔

۳۔ رجب علی بیگ سرور، فسانہ عجائب، مرتبہ رشید حسن خاں (نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۹ء)، ۱۲۵۔

۴۔ انصار اللہ (مرتب)، جامع التذکرہ، جلد سوم (نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن)، ۹۰۔

۵۔ مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام (مرتبین) ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس (دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۷ء)، ۱۲۰۔

٦۔ ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]، THE NEW IMPERIALISM (اوکسفرڈ، یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء)، ۸۵۔

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

انصاراللہ (مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان، س ن۔

رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔ مرتبہ رشید حسن خاں۔ نئی دہلی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۹ء۔

ڈیوڈ ہاروے [DAVID HARVEY]۔ THE NEW IMPERIALISM۔ اوکسفرڈ، یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۳ء۔

مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام (مرتبین)۔ ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس۔ دہلی: ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۷ء۔

ناصر عباس نیر۔ ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری ۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء۔

نوشاہی، عارف/ چغتائی، محمد اکرام ۔ فہرست مخطوطات آزاد ۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ امجد علی شاکر، ''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸ (لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱٦ء)، ۵۷۔

۲۔ خورشید رضوی، ''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن، شمارہ ۳۲ (لاہور: ۲۰۱٦ء)، ۱۰۔

فہرستِ مآخذ/کتابیات میں اندراج:

رضوی، خورشید۔ ''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن۔ شمارہ ۳۲۔ لاہور: ۲۰۱٦ء۔ صفحات کا شمار۔

شاکر، امجد علی۔ ''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸۔ لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱٦ء۔ صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب سائٹ کا نام، استفادے کی تاریخ اور اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

مصطفی آفریدی، ''بڑے دادا''، ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء،

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17(۲۴ستمبر۲۰۲۱ء)

ندیم احمد انصاری، ''خصوصیات مضامین سرسید''،۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette (۲۴ستمبر۲۰۲۱ء)

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

آفریدی، مصطفی۔ ''بڑے دادا''۔۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17۔۲۴ستمبر۲۰۲۱ء

انصاری، ندیم احمد۔ ''خصوصیات مضامین سرسید''۔۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء۔

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette ۔۲۴ستمبر۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

۔	اداریہ		
۱۔	جانباز ملتانی کا فارسی دیوان - تعارف و تجزیہ	اقصیٰ ساجد / مدیحہ رضوی	۰۹
۲۔	باغِ بہار - ایک اہم نثری قصہ	گوہر اقبال	۲۱
۳۔	بیدل کا تصورِ حسن - مغل جمالیات کے آئینے میں	حافظ احمد یار / محمد آصف رضا	۳۷
۴۔	عورت کی تعلیم اور آزادی: اردو اور عربی کے مشترک ادبی و فکری ورثے کا مطالعہ	امتیاز احمد	۵۱
۵۔	پاکستانی اردو ناول میں تکنیکی و ہیئتی تجربات	ظہیر عباس	۶۵
۶۔	قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تقسیمِ برصغیر کا بیانیہ	محمد سَید علی	۸۱
۷۔	ناولٹ اور پاکستانی پنجابی ناولٹ	احمد شہزاد	۹۷
۸۔	اکیسویں صدی کی پاکستانی اردو نظم میں معروضی وواقعاتی شعور	راؤ محمد عمر / نمرہ حنیف	۱۱۱
۹۔	دیوارِ آب - گم شدہ تہذیبی شعور کی بازگشت	طلحہ فاران	۱۴۱
۱۰۔	ترے فراق میں دِل روز گریہ کرتا ہے! ذیشان ساحل کی شب نامہ - ایک مطالعہ	احتشام علی	۱۵۹
۔	اُردو خلاصے		۱۷۷

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۲ء کا تیسرا شمارہ (جلد ۹۷، شمارہ ۳، جولائی تا ستمبر) پیشِ خدمت ہے۔ یہ شمارہ بھی حسبِ معمول شمارہ دس مضامین پر مشتمل ہے۔

برصغیر میں فارسی شاعری کی روایت نہایت توانا رہی ہے۔ ایسے شعرا کی تعداد کم نہیں ہے جن کے فکر و ہنر کی داد اہل ایران نے بھی دی۔ ان میں سے زیادہ تر کا کلام ابھی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا۔ جانباز ملتانی کا شمار بھی ایسے ہی شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کے دیوان کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے مرکزی کتب خانے میں محفوظ ہے۔ یہ دیوان غزلیات، مخمسات اور مثنوی کے چند اشعار پر مشتمل ہے۔ ان کی شاعری کے اہم موضوعات عشق، عرفان اور اخلاق ہیں۔ شمارے کا پہلا مقالہ جانباز ملتانی کے دیوان کا تعارفی مطالعہ ہے اور یہ اقصیٰ ساجد اور مدیحہ رضوی کی مشترکہ کاوش ہے۔ مثنوی **سیف الملوک و بدیع الجمال** ایک الف لیلائی داستان ہے جسے دنیا بھر میں بالخصوص جنوبی ایشیا میں بہت شہرت ملی۔ برصغیر کے قدرے گم نام ادیب سید مکرم حسین نے **باغ بہار** کے نام سے فارسی نثر میں یہ داستان لکھی جس کا واحد معلومہ خطی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مرکزی کتب خانے میں محفوظ ہے۔ شمارے کا دوسرا مقالہ گوہر اقبال نے لکھا ہے جس میں سید مکرم حسین کا تعارف اور ان کی داستان **باغ بہار** کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مغل جمالیات ہند اسلامی نظامِ جمال کا نقطۂ کمال ہے۔ میرزا بیدل اسی مغلیہ تہذیب کے تخلیقی فن کار ہیں۔ ان کا فلسفۂ حسن جمالیاتی وحدت کا آئینہ دار ہے۔ یہ بے مثال نظریۂ جمال بیدل نے سترھویں صدی میں پیش کیا۔ حافظ احمد یار اور محمد آصف رضا نے اپنے مشترکہ مقالے میں بیدل کے تصورِ حسن کا جائزہ مغل جمالیات کی روشنی میں لیا ہے۔ تحریک حقوق نسواں کے آثار دنیا کے دیگر ادبیات کی طرح جدید عربی ادب کے ساتھ اردو میں بھی ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ اس موضوع پر قلم اٹھانے والے عربی ادیبوں میں جمال الدین افغانی، قاسم امین اور نجلا عزالدین شامل ہیں۔ اس حوالے سے اردو میں سید ممتاز علی، عبدالحلیم شرر، ڈپٹی نذیر احمد اور الطاف حسین حالی کے اسما معروف ہیں۔ امتیاز احمد نے اپنے مقالے میں اردو اور عربی میں عورت کی تعلیم اور آزادی کے حوالے سے مشترک ادبی و فکری ورثے کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔

جدید عہد کے انسان کے روحانی اور وجودی مسائل کو جس ادبی صنف نے سب سے بڑھ کر پیش کیا، وہ بلاشبہ ناول ہی ہے۔ ابتدائی ناول حقیقت پسند روایت کی تکنیک میں لکھا گیا۔ موضوعاتی اور ہئیتی سطح پر بیسویں صدی میں ناول میں اچھے برے کئی تجربات ہوئے۔ اردو ناول کے حوالے سے بھی یہی بات کہی جا سکتی ہے۔ ظہیر عباس نے اپنے مقالے میں پاکستانی اردو ناول میں تکنیکی و ہئیتی تجربوں کا جائزہ چند ایسے بڑے ناولوں کی روشنی میں لیا ہے جنھوں نے ادب کے قارئین پر گہرا اثر چھوڑا۔ تقسیمِ برصغیر ہماری تاریخ کا سب سے اہم اور سب سے بڑا سیاسی و تہذیبی واقعہ ہے۔ تقسیم کی ناگزیریت، ہجرت، تقسیم کے ہنگام ہونے والے فسادات، مال، جان اور آبرو کا ضیاع، آئندہ نسلوں پر اس کے اثرات، یہ تمام واقعات آج پچھتر برس بیت جانے کے باوجود کئی سوالات رکھتے ہیں۔ نام ور اُردو

ناول نگار قرۃ العین حیدر نے اپنے ناولوں میں اِن سوالوں کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ محمد سید علی نے اپنے مقالے میں قرۃ العین حیدر کے ناولوں میں تقسیمِ برصغیر کے بیانیے کو مرکزِ تحقیق بنایا ہے۔ ناولٹ کی ابتدا چودھویں صدی میں اٹلی میں ہوئی۔ یہ انگریزی سے اردو اور پھر پنجابی میں آیا۔ اگرچہ پنجابی میں ناول کے حوالے سے وقیع کام ہوا ہے لیکن ناولٹ پر خاطر خواہ کام ہونا باقی ہے۔ چناں چہ احمد شہزاد نے اس جانب قدم اٹھاتے ہوئے ۱۹۴۷ء سے ۲۰۲۰ء تک کے اہم پنجابی ناولٹ کا مختصر تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ اکیسویں صدی میں لکھی جانے والی پاکستانی اردو نظمیں حالیہ صدی میں پاکستان کے سیاسی و سماجی اور معاشی حالات و مسائل کی بھرپور عکاسی کرتی ہیں۔ معروضی و عصری موضوعات کا احاطہ کرنے کے ساتھ یہ نظمیں فرد کی داخلی سطح پر خارجی حالات کے اثرات کی نشان دہی بھی کرتی ہیں۔ راؤ محمد عمر اور نمرہ حنیف نے اپنے بہ اشتراک مقالے میں اکیسویں صدی کی پاکستانی اردو نظم میں معروضی و واقعاتی شعور کو موضوع بنایا ہے۔ ستر کی دہائی میں پاکستانی غزل گو شعرا نے مشترکہ طرزِ احساس کے ساتھ اردو غزل میں تہذیبی و اساطیری علائم متعارف کروائے۔ محمد اظہار الحق کا شمار اس نئی طرز کے نمایاں غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ ان کی غزلوں کا پہلا مجموعہ **دیوارِ آب** اس نئی طرز کی غزل کا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ طلحہ فاران نے اپنے مقالے میں محمد اظہار الحق کے تہذیبی شعور کے مختلف مدارج کا جائزہ **دیوارِ آب** کے تناظر میں لیا ہے۔ ذیشان ساحل کا شمار جدید اردو کے ان نمایاں نظم نگاروں میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے غنائی اسلوب اور علامتی نظام سے ایک منفرد شعری آہنگ کو تشکیل دیا۔ اگرچہ ذیشان کی شعری شناخت نثری نظم کے ذریعے مستحکم ہوئی لیکن بعد میں اُنھوں نے آزاد نظم اور نظمِ معریٰ کو اپنے شعری اظہار کا وسیلہ بنایا۔ ذیشان ساحل کی طویل نظم ''شب نامہ'' اُن کی شاعری میں دَر آنے والی انھی تبدیلیوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ احتشام علی نے اپنے مقالے میں مذکورہ نظم کو ذیشان ساحل کی شعریات کے تناظر میں موضوعِ بحث بنایا ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، اور اہلِ علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم و جدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ